تبصرے

خواجہ میر درد۔ تصوف اور شاعری از ڈاکٹر وحید اختر تقطیع متوسط صفحات ۵۸۳ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت -/۱۵ پتہ:۔ انجمن ترقی اردو (ہند) علیگڈھ

خواجہ میر درد کی نسبت یہ سب جانتے ہیں کہ وہ اردو زبان کے بلند پایہ صوفی شاعر ہیں لیکن یہ شاید کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ وہ باقاعدہ وباضابطہ ایک خاص سلسلہ تصوف کے جس کا نام طریقۂ محمدیہ تھا اور جس کو ان کے والد ماجد خواجہ ناصر عندلیب نے ایجاد کیا تھا۔ ایک بلند مرتبہ اور صاحب نسبت بزرگ تھے اور اس سلسلہ میں کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے جن میں علم الکتاب سب سے زیادہ ضخیم اور شریعت وطریقت کے بہت اہم مسائل ومباحث پر مشتمل ہے۔ لائق مصنف اردو کے ایک ترقی پسند شاعر، ادیب اور نقاد کی حیثیت سے مشہور ہیں ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب سابق پروفیسر وصدر شعبۂ فلسفہ عثمانیہ یونیورسٹی جو اس زمانے میں علمی اور عملی تصوف کے بہت ممتاز ماہر اور مصنف ہیں۔ ان کی نگرانی میں موصوف نے ڈاکٹریٹ کے لیے علم الکتاب پر تحقیقی مقالہ لکھا ہے اس ذیل میں شاگرد کو استاد سے تصوف کے نکات اور اس کے معاملات ومسائل کو سمجھنے کا موقع ملا تو اب ان کو تصوف سے اتنی دل چسپی پیدا ہوگئی ہے کہ اصل مقالہ کے علاوہ لیکن اس کی بنیاد پر انہوں نے ایک اور ضخیم اور بہمہ وجوہ وقیع کتاب لکھ دی جو اس وقت زیر تبصرہ ہے۔ یہ کتاب بھی اس درجہ تحقیقی اور معلومات افزا ہے کہ اس پر ایک ڈگری اور بے تکلف دی جا سکتی ہے۔

کتاب دو حصوں میں تقسیم ہے۔ پہلے حصہ میں خواجہ دردؔ کے عہد اور ان کے خاندانی حالات کردار اور ان کی تصانیف پر گفتگو کرنے کے بعد دردؔ کے والد ماجد خواجہ ناصر عندلیب کا مفصل تذکرہ ہے۔ کیونکہ یہ بھی بلند پایہ اور صاحب نسبت خاص بزرگ تھے۔ طریقۂ محمدیہ ان کی ہی ایجاد ہے جو ان کے بقول ایک مرتبہ حالت کشف میں امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو تلقین کیا تھا۔ تصوف کے مباحث پر آپ کی متعدد اہم تصانیف بھی ہیں خواجہ دردؔ اپنے والد سے بیعت اور ان کے خلیفہ بھی تھے۔ اس کے بعد لائق مصنف نے زیادہ تر علم الکتاب کی روشنی میں تصوف کے اہم مباحث مثلاً وحدت الوجود۔ اللہ نور السموٰات کی تشریح۔ تجدد امثال، نسبت عشقیہ، وساطت محمدی درمیان حق و خلق، جبر و قدر، زہد و غنا، صبر و توکل۔ اور سب سے آخر میں ہندوستان کے صوفیا میں خواجہ میر درد کا مقام ان سب پر نہایت مفصل اور سیر حاصل بحث و گفتگو کی ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ اصل موضوع پر گفتگو جس قدر مبسوط ہے اس کے تاریخی یا علمی پس منظر پر بھی گفتگو اتنی ہی بھرپور ہے۔ چنانچہ خواجہ میر دردؔ کے نظریۂ توحید پر گفتگو کے ضمن میں وحدت الوجود کے نظریہ کی اور اسی طرح تصوف میں خواجہ درد کا مقام متعین کرنے کے سلسلہ میں تصوف کی پوری تاریخ زیر قلم آگئی ہے دوسرا حصہ جو شاعری سے متعلق ہے اس کا نہج بھی یہی ہے۔ چنانچہ یہ حصہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب جو کتاب کا پانچواں باب ہے، شاعری میں تصوف کی روایات اور اس ذیل میں فارسی اور اردو کی صوفیانہ شاعری کی تاریخ اور اس پر تبصرہ کے لیے مخصوص ہے، دوسرے باب میں خواجہ میر دردؔ کی متصوفانہ شاعری فارسی اور اردو کے مضامین و مشتملات کا بھرپور جائزہ لیا گیا ہے، تیسرے باب میں خواجہ کے تغزل پر ناقدانہ اور نکتہ پرورانہ گفتگو ہے۔ چوتھے باب میں